مولانا اخلاق حسین قاسمی

مفتی اعظم مولانا کفایت اللہؒ کی قرآن فہمی

بہت کم لوگوں کو معلوم ہے کہ مولانا احمد سعید صاحبؒ دہلوی کے ترجمہ قرآن میں حضرت مفتی اعظمؒ کی قرآن فہمی کا بڑا حصہ شامل ہے۔

مولانا احمد سعید کا طریقہ یہ تھا کہ جب کبھی قرآن کریم کا کوئی اہم فقرہ آتا تو وہ راقم اسطور کو مفتی صاحب کی خدمت میں بھیجتے یا مفتی صاحب خود تشریف لاتے تو مولانا مرحوم زیر غور آیات ان کے سامنے پیش کرتے۔ حضرت مفتی صاحب غور فرماتے اور اس کا مناسب ترجمہ املا کرا دیتے۔

راقم نے شروع شروع میں ان آیات پر نشان لگانے کا اہتمام کیا۔ جن آیات کا ترجمہ مفتی صاحب کا ارشاد فرمودہ تھا۔ اگر راقم کو مولانا مرحوم کے ساتھ آخر تک ترجمہ کے کام میں رفاقت کی سعادت حاصل رہتی تو آج مفتی صاحب کے تراجم کی مکمل فہرست ہمارے سامنے موجود ہوتی۔

راقم نے سورہ بقرہ اور آل عمران کی جن آیات پر نشان لگایا تھا۔ ضروری ہے کہ وہ آیات مع ترجمہ کے علماء کرام کی خدمت میں پیش کر دی جائیں اور تاریخ انہیں محفوظ کرلے۔

یہ ضرورت بندہ کو اس لئے پیش آئی کہ مولانا مرحوم نے اپنے ترجمہ میں حضرت مفتی صاحب کی اس گہری رہنمائی کا کہیں ذکر کرنا ضروری نہیں سمجھا۔ صرف ناشر کی طرف سے اجمالی تذکرہ کیا گیا ہے۔ علاوہ اس کے یہ سطریں اس لئے بھی تحریر کی جارہی ہیں کہ مولانا مرحوم کے ترجمہ کشف الرحمان کو عام مسلمانوں کے اندر پھیلانے کے لئے امت کے اصحاب خیر کھڑے ہوں۔ مولانا کا ترجمہ دو جلدوں میں شائع ہوا ہے۔ کیونکہ مولانا کے حواشی بہت تفصیلی ہیں اور عوام کے لئے بہت مفید ہیں۔ مگر عام مسلمانوں کے لئے دو جلدوں کا خریدنا آسان نہیں ہے۔ مرحوم مولانا محمد سعید صاحب نے اپنے والد مرحوم سے کہا تھا کہ آپ تفسیری حواشی الگ شائع کریں اور ترجمہ کو ایک جلد میں رہنے دیں۔ مولانا مرحوم نے فرمایا تھا پہلی بار تو اسی طرح شائع ہونے دو بعد میں دیکھا جائے گا۔ مولانا محمد سعید صاحب خدا کو پیارے ہو گئے انہیں کتابوں کی اشاعت کا بڑا سلیقہ تھا۔ اب سنا ہے کہ مولانا مرحوم کے عزیزوں کے باہمی اختلاف کی وجہ سے ہندوستان کے اندر اس کا چھپنا مشکل ہو رہا ہے۔ پاکستان میں کچھ حضرات نے اسے چھاپا ہے لیکن

ان کے سامنے بھی یہی سوال ہے کہ اس ترجمہ کو عام مسلمانوں کے اندر پہنچایا جائے۔

ناشرین نے مولانا تھانویؒ کے ترجمہ کو بیان القرآن کے خلاصہ کے ساتھ شائع کر کے اسے عوام میں پہنچانے کی بڑی مبارک کوشش کی ہے۔

اسی صورت میں اگر مولانا احمد سعید صاحب کا ترجمہ تفسیری خلاصے کے ساتھ شائع ہو جائے تو یہ ترجمہ عوام میں بہت مقبول ہو۔

اب اسے کون کرے؟ بڑے سرمایہ کا کام ہے۔ خدا ہی اس کی کوئی صورت پیدا کرے گا بہرحال مولانا احمد سعید صاحب کے ترجمہ میں حضرت مفتی صاحب کی قرآن فہمی کا جو حصہ شامل ہے راقم ان کا خلاصہ پیش کرنا چاہتا ہے تاکہ حضرت مفتی صاحب کی فقہی اور حدیثی صلاحیت کے ساتھ امت کو یہ بھی معلوم ہو جائے کہ مرحوم کو خدا تعالیٰ نے قرآن فہمی کی بھی اعلیٰ قابلیت عطا فرمائی تھی۔

یہ بھی واضح رہے کہ کفایت المفتی جلد دوم میں تفسیر کے بعض اہم سوالات پر حضرت مفتی صاحب کی جو تحقیق نقل کی گئی ہے اس سے بھی اندازہ ہوتا ہے کہ مفتی صاحب قبلہ قرآن فہمی کی اعلیٰ صلاحیت کے مالک تھے۔ اگرچہ زندگی کا پورا حصہ حدیث وفقہ کی تعلیم میں گذرا۔

<u>پہلی آیت</u> حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ماں حضرت مریم صدیقہؑ کے پاس ان کے خاص حجرہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے کھانے پینے کا خاص سامان آیا کرتا تھا۔ مفسرین نے لکھا ہے کہ سردیوں کے موسم میں گرمیوں کے پھل اور گرمیوں میں سردیوں کا میوہ اور پھل فروٹ حضرت مریم کے پاس آتا تھا۔ حضرت مریم کے مربی اور نگران حضرت زکریا پیغمبر جب اپنی بھانجی مریم کے پاس ان کی خاص عبادت گاہ میں آکر یہ پھل فروٹ دیکھتے تو انہیں تعجب ہوتا۔

چنانچہ ایک روز وہ پوچھ بیٹھے۔

قَالَ يَا مَرْيَمُ أَنَّىٰ لَكِ هَٰذَا ۔ قَالَتْ	اے مریم! تمہارے پاس یہ کہاں سے آیا؟ بولیں
هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۔ إِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ	یہ خدا تعالیٰ کے پاس سے آیا ہے بیشک
مَنْ يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ آل عمران ۳۷	خدا تعالیٰ رزق دیتا ہے جس کو چاہے بے قیاس

مفتی صاحب مولانا احمد سعید صاحب کے دولت خانہ پر تشریف لائے اور مولانا مرحوم نے اس آیت کے آخری فقرہ کا ترجمہ پوچھا۔

مفتی صاحب نے دوسرے تراجم سنے اور پھر اس کا ترجمہ حسب ذیل ادا کرایا۔

"یقیناً اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے بے سان و گمان رزق پہنچاتا ہے"

کشف الرحمان میں یہی ترجمہ کیا گیا ہے۔

مفتی صاحب نے شاہ عبدالقادر صاحبؒ کے "بے قیاس" ترجمہ کو اردو محاورہ میں ڈھالا ہے۔ "بے سان و گمان" کا محاورہ اردو والے کثرت سے استعمال کرتے ہیں۔

فارسی والوں نے بغیر حساب کا ترجمہ بے شمار کیا ہے۔ شاہ رفیع الدین صاحب۔ ڈپٹی نذیر احمد صاحب۔ مولانا آزاد اور مولانا ابوالاعلیٰ صاحب ان تمام اردو مترجمین نے "بے حساب" ترجمہ کیا ہے۔ ان حضرات کو شاہ رفیع الدین صاحب کا لفظ پسند آیا ہے۔

حضرت شاہ صاحب نے خاص طور پر اس جگہ "بے قیاس" ترجمہ کیوں کیا ہے۔

شاہ صاحب کے سامنے مفسرین کی یہ تشریح ہے۔ صاحب جلالین نے اس آیت کی تفسیر میں "بلا تبعۃ" لکھا ہے یعنی بغیر نتیجہ عمل کے۔ اور حاشیہ پر صاوی کے حوالہ سے نقل کیا گیا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ جس کو چاہتا ہے بلا حق اور بلا محنت کے روزی دیتا ہے۔ (جلالین صفحہ ۵)

حضرت مریم کے قصہ میں یہی صورت حال پیش آئی۔ حضرت مریم گوشہ نشین تھیں۔ نہ محنت نہ مزدوری۔ عبادت خانہ میں بیٹھے بٹھائے خدا تعالیٰ انہیں روزی بھیج رہا تھا۔ یہ بے قیاس روزی تھی۔ بے حساب یعنی بے شمار روزی نہیں تھی۔

مولانا تھانویؒ نے بھی اس لفظ کا ترجمہ سب سے الگ "بے استحقاق" کیا ہے۔ اور تفسیر میں "بے مشقت" کا لفظ بھی بڑھا دیا ہے۔ مولانا تھانوی نے بھی موقعہ و محل کی رعایت رکھی ہے۔

مفتی صاحب مرحوم نے "بے سان و گمان" اردو کا عام محاورہ استعمال کر کے مراد قرآن کو بڑی اچھی طرح واضح فرمایا ہے:۔

یہ فقرہ (البقرہ ۲۱۲، آل عمران ۲۷، اور النور ۳۷)

میں بھی آیا ہے۔ اور ان تینوں جگہ "بغیر حساب" سے رزق و روزی کی کثرت ہی مراد ہے۔

زُيِّنَ لِلَّذِينَ كَفَرُوا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَ يَسْخَرُونَ مِنَ الَّذِينَ اٰمَنُوا وَ الَّذِينَ اتَّقَوْا فَوْقَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝	دنیا کی زندگی منکرین کی نگاہ میں محبوب و پسندیدہ بنا دی گئی ہے۔ اور وہ ایمان والوں کا مذاق اڑاتے ہیں۔ حالانکہ پرہیزگار لوگ قیامت کے دن ان منکرین سے بلند مرتبہ ہوں گے۔ اور اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے بے شمار روزی عطا کرتا ہے۔

مطلب یہ کہ یہ منکرین سامانِ دنیا کی کثرت پر اتراتے ہیں۔ حالانکہ یہ اترانے کی کوئی چیز نہیں۔

یہاں شاہ ولی اللہؒ نے "بے شمار" کے بعد" یعنی بسیار" کے لفظ سے تشریح بھی کر دی ہے۔
ڈپٹی صاحب اپنے "بے حساب" لفظ پر قائم ہیں۔ تینوں جگہ یہی لفظ لاتے ہیں۔ مولانا تھانوی نے اس جگہ "بے اندازہ" لکھا ہے۔ یہ لفظ بھی بے شمار ہی کا مفہوم ادا کرتا ہے۔
مولانا آزاد اور مودودی صاحب نے بھی ڈپٹی صاحب کے "بے حساب" کو پسند کیا ہے۔ البقرہ اور النور دونوں جگہ "بے شمار" کا لفظ ہے۔

النور کی آیت حسب ذیل ہے:۔

لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَ يَزِيْدَهُمْ مِنْ فَضْلِهٖ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ○	ان ڈرانے والوں کو خدا تعالیٰ ان کے اعمال کا بہترین بدلہ عطا فرمائے گا اور اپنے فضل و کرم سے اور زیادہ دے گا اور اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے بے حساب دیتا ہے۔

اس آیت کا تعلق چونکہ آخرت کے فضل و کرم اور اجر و ثواب سے ہے اس لئے ڈپٹی نذیر احمد صاحب نے یہ ترجمہ کیا ہے جو اوپر راقم نے تحریر کیا ہے "یرزق" کا ترجمہ روزی دیتا ہے نہیں کیا۔ حالاں کہ اگلے بزرگ فارسی والے اور دونوں بھائی "رزق دیتا ہے" اور "روزی دیتا ہے" ترجمہ کر رہے ہیں۔
رزق و روزی کے الفاظ عام طور پر چونکہ کھانے پینے پر بولے جاتے ہیں اس لئے ڈپٹی صاحب نے اور ان کی پیروی میں مولانا تھانوی اور مولانا مودودی دونوں نے ان الفاظ کو چھوڑ دیا ہے۔
شاہ صاحب نے اس پر نظر رکھی کہ قرآن نے دنیا کے کھانے پینے اور آخرت کے اجر و ثواب دونوں پر رزق کا اطلاق کیا ہے۔ انفال آیت ۴ میں لھم درجات عند ربھم ومغفرۃ ورزق کریم کہا گیا ہے۔
<u>تیسری آیت</u> | تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَ تُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَ تَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ○
اس سے پہلے قُلِ اللّٰهُمَّ مَالِكَ الملك توتی الملك من تشاء فرمایا ہے اس کے بعد فرماتے ہیں اس طرح پکارو
" اے خدا ! تو رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں اور مردہ کو زندہ سے نکالتا ہے اور زندہ کو مردہ سے۔ اور جس کو چاہے بے حساب روزی عطا فرماتا ہے۔
اس جگہ مولانا اصلاحی نے روزی کا ترجمہ سب سے الگ کیا ہے۔
" اور تو جس پر چاہتا ہے اپنا بے حساب فضل کرتا ہے "

رزق روحانی | ابھی حال میں تدبر قرآن سے مولانا امین احسن صاحب اصلاحی کی ایک نہایت عمدہ اردو تفسیر شائع ہوئی ہے۔ اصلاحی صاحب نے جمہور علماء سے الگ "رزق" سے علم و فضل اور روحانی کمال مراد لیا ہے اور یہ ترجمہ فرمایا ہے۔

"بے شک اللہ جس کو چاہے بے حساب فضل فرماتا ہے۔" (۶۸۰)

اصلاحی صاحب مشہور مفسر قرآن مولانا حمید الدین صاحب فراہی کے مایہ ناز شاگرد ہیں۔

مولانا نے جمہور سے الگ یہ راہ حضرات تابعین کے کسی نادر قول کی بنا پر اختیار کی ہے۔ یا موصوف کے استاد کا اجتہاد ہے، یہ بات تفسیر سے معلوم نہیں ہو سکی۔

عقلیت پسند مفسرین میں مولانا ابو الکلام آزاد کو بہت شہرت حاصل ہے مگر مولانا نے بھی اس جگہ جمہور کی تاویل کو اختیار کیا ہے۔ اور مولانا ابو الاعلیٰ صاحب بھی جمہور کے ساتھ چلے ہیں۔ حالانکہ مودودی صاحب پر بھی علماء سلف کے خلاف چلنے کا بڑا بھاری الزام لگایا جاتا ہے۔

بقیہ ص۱

کی چار سو افراد پر مشتمل فوج اور چھ سو ٹینک تھے۔ تین گھنٹوں کی مسلسل جنگ کے بعد ایک سو روسی مارے گئے اور پانچ مجاہد زخمی ہوئے۔ دوسرے دن پھر روسیوں نے حملہ کیا۔ نتیجہ میں ۲۵ روسی کیفر کردار کو پہنچے اور پانچ مجاہد شہید اور نو زخمی ہوئے۔

چالیس افراد پر مشتمل مجاہدین نے روسی کاروان جو اسلحہ اور رسد لے جا رہا تھا پر حملہ کر دیا۔ تقریباً دو گھنٹے تک جنگ جاری رہی اس دوران روسیوں کے تین ٹینک اور اسلحہ سے بھری ہوئی چار گاڑیاں جلا دی گئیں۔ پچیس روسی ہلاک ہوئے اور مجاہدین میں سے صرف ایک مجاہد عبد الباری جان نے جام شہادت نوش کیا۔

مجاہدین کے ایک سو ساٹھ افراد نے تین سو سربازوں پر حملہ کر دیا۔ اولسوالی (تحصیل) اور عنداب میں یہ "سرباز" رہائش پذیر تھے۔ چار گھنٹے تک یہ جنگ جاری رہی۔ ۳۵ روسی ہلاک ہوئے اور صرف ایک مجاہد زخمی ہوا۔

اسی طرح قندہار سے چھ کلومیٹر پر صرف پچیس مجاہدین نے روس کے ایک بہت بڑے دستہ کے ساتھ تین گھنٹے تک لڑائی جاری رہی۔ روسی فوج کی تعداد معلوم نہ ہو سکی۔ البتہ ایک سو ٹینک میدان میں موجود تھے جن میں سے ایک جلا دیا گیا۔ اس جنگ میں تین مجاہدین نے جام شہادت نوش کیا۔ روسیوں کی اموات کی تعداد معلوم نہ ہو سکی۔

(مرتب حافظ محمد ابراہیم فانی مدرس دار العلوم حقانیہ)